حکایت جو درمیاں سے سنی

گھڑیاں، لمحے، پل، دقیقے، قرن، صدی اور جگ
لحظے، ساعت اور سمے
انجانے میں بیت گئے
اور بیت بیت کے جیت رہے
کس سے جیتے، کیسے جیتے کون ہزیم تھا ٹھہرا
مت پوچھو جی ایسی باتیں، ایک زعیم نہ ٹھہرا
جی چاہے اک ایک سے پوچھوں کیا کھویا کیا پایا
حال، مقام، مکان، زبان، کچھ بھی ہاتھ نہ آیا
رنگ، خیال، مُدوّر رستے، ان بوجھی تحریک
قفس کرشموں کے میتوں کو وقت کرے تو کیوں مہیز؟